مشکوۃ شریف کی مایہ ناز اردو شرح

مظاہر حق جدید میں تحریف کا انکشاف

تحریر:

حضرت مفتی شیر محمد علوی مدظلہ سابق مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور

ومدیر دارالافتاء جمیلی مدرسہ خدام اہلسنت تعلیم القرآن

کرم آباد وحدت روڈ لاہور

نوٹ: مکتبۃ العلم اردو بازار لاہور کی طرف سے مولانا شمس الدین صاحب مدرس دارالعلوم مدنیہ چنیوٹ شہر کا تحریف شدہ نسخہ شائع کیا گیا ہے

۱۱ربیع الاول ۱۴۳۹ھ بمطابق ۳۰نومبر ۲۰۱۷ء

محترم جناب مولانا شمس الدین صاحب

مدرس دارلعلوم مدنیہ چنیوٹ شہر

سلام مسنون

عرض آنکہ آپ کی مرتبہ کتاب مظاہر حق جو کہ حضرت نواب قطب الدین صاحب رحمہ اللہ کی طرف منسوب کر کے ان کے نام سے شائع کی گئی ہے دیکھنے کا موقع ملا اور بہت افسوس ہوا کہ آپ نے کتاب میں کئی مقامات پر تحریف اور علمی خیانت کا ارتکاب کیا، کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ حضرت نواب صاحب کا نام استعمال نہ کرتے اور اپنے ہی نام سے مشکوٰہ شریف کا ترجمہ اور شرح شائع کر دیتے اور اس میں اپنے باطل (مماتی) نظریات بھرتے یا کچھ اور تو کسی کو اعتراض کا حق نہ ہوتا مگر حضرت نواب صاحب قدس سرہ جو کہ صحیح العقیدہ، اہل سنت کے مسلم محدث اور حضرت شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی رحمہ اللہ کے ممتاز تلمیذ رشید ہیں ان کی طرف آپ نے غلط عقائد منسوب کر دیتا کہ کچھ عرصہ کے بعد جب اصل پرانے نسخے ناپید ہو جائیں گے تو یہی آپ کے باطل عقیدوں پر مشتمل کتاب کو ہی لوگ اصل کتاب سمجھیں گے اور نواب صاحب مرحوم کو بھی انہی عقائد باطلہ کا حامل قرار دیں گے اور اس کا سب وبال آپ کی گردن پر ہوگا جبکہ نواب صاحب اس سے بری الذمہ ہونگے.

پہلے یہ تحریف اور الحاق کا کام شیعہ کرتے تھے کہ اکابر اہل سنت کی کتب میں اپنے عقائد باطلہ کا الحاق کرتے تھے جس کی پوری تفصیل حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ نے اپنی کتاب، تحفہ اثنا عشریہ میں بیان فرمائی ہے اور اب یہ کام آنجناب نے سرانجام دے کر اپنی عاقبت خراب کی ہے۔

اسپر دیگر اہل علم حضرات سے بھی التماس ہے کہ غور فرماویں اور دوسرے حضرات کو بھی اس خیانت

پر مطلع فرماویں تا کہ تمام قارئین اور بالخصوص دینی مدارس کے طلباء گمراہی اور بدگمانی کے گناہ سے بچ سکیں۔

اب آپ کی تحریف اور علمی خیانت کے چند نمونے پیش خدمت ہیں۔

خیانت نمبر۱: خود حضرت نواب صاحب نے اپنی پوری سند حضرت شاہ اسحاق رحمہ اللہ سے لے کر مصنفِ مشکٰوۃ تک ص۳ پر تحریر فرمائی تھی آپ نے اس کو حذف کر دیا اور کوئی وجہ بھی حذف کرنے کی تحریر نہیں کی۔

خیانت نمبر۲: حضرت نواب صاحب نے اپنی کتاب میں ص۶ سے لے کر ص۱۳ تک ائمہ مجتہدین اور محدثین کے احوال تفصیل سے تحریر کیے تھے آپ نے خیانت کا ارتکاب کر کے ان سب کو نکال دیا۔

خیانت نمبر۳: حضرت نواب صاحب نے سیدنا عمر فاروقؓ کی حدیث سے پہلے اور خطبہ کے بعد ص۱۵ پر ایک فصل قائم کر کے محدثین کی اصطلاحات بیان فرمائی تھیں آپ نے ان کو نکال باہر کیا۔ معلوم نہیں آپ کی اس خیانت میں کیا مصلحت کارفرما ہے؟

خیانت نمبر۴: باب المواقیت میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کے تحت ج۱ ص۱۹۰ پر مرزا خیر اللہ کا مرتبہ نقشہ اوقات صلٰوۃ جو کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ کا پسند فرمودہ تھا آپ نے خیانت کر کے اس کو بھی نکال دیا۔

خیانت نمبر۵: ''باب الصلوۃ علی النبی ﷺ وفضلھا'' کی فصل ثانی میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت جس میں وہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ''ان للہ ملٰئکۃ سیاحین فی الارض'' (الحدیث) اس روایت کی تشریح کو آپ نے مکمل بدل دیا ہے چنانچہ اصل عبارت یوں ہے ''فائدہ: امت کی طرف سے سلام جبکہ سلام بھیجتے ہیں مجھ پر قلیل ہو یا کثیر اور یہ مخصوص ہے اس کے لیے کہ دور ہے مزار شریف سے یعنی جو وہاں جا کر بھیجتا ہے تو بلا واسطہ

حضرت ﷺ سنتے ہیں احتیاج فرشتوں کے پہنچانے کی نہیں اور اس میں اشارہ ہے طرف حیات دائمی حضرت ﷺ کے اور خوش ہونے ان کے بسبب پہنچنے سلام امت کے اشارہ ہے طرف قبولِ سلام کے، کہ قبول کرتے ہیں، اس کو فرشتے اٹھالے جاتے ہیں طرف حضرت ﷺ کے اور آگے آوے گا کہ حضرت ﷺ جواب بھی سلام کا دیتے ہیں اس کو جو سلام بھیجتا ہے آپ ﷺ پر اور ایک روایت میں آیا ہے کہ فرشتے نام لیتے ہیں اس کا مثلا کہتے ہیں یارسول اللہ بے چارہ مسکین محمد قطب الدین ابن محمد محی الدین یقرئک السلام' یعنی وہ سلام عرض کرتا ہے خدمت بابرکت میں۔

جان می دہم در آرزوائے قاصد آخر باز گو　　　در مجلس آں نازنیں حرفے کہ از ما میرود

(جلد نمبر ا ص ۲۹۸ مکتبہ شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز کشمیری بازار لاہور)

جبکہ آپ نے اس روایت کی تشریح ص ۶۴۸ پر یوں کی ہے" تشریح: جب کوئی آدمی رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھتا ہے تو ملائکہ اس درود کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت بابرکت میں پیش کرتے ہیں اس حدیث سے ایک تو یہ بات معلوم ہوئی کہ رسول ﷺ کو حیاتِ برزخیہ حاصل ہے تب ہی تو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں صلوۃ کو پیش کیا جاتا ہیدوسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ آپ ﷺ درود سے خوش ہوتے ہیں اور صلوۃ وسلام کے پڑھنے والے کے لیے سعادت ہیتیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ جب صلوۃ وسلام رسول اللہ ﷺ کی خدمت بابرکت میں پیش کر دیا جاتا ہے تو وہ درجہ قبولیت کو پہنچ جاتا ہے تب ہی تو آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا جاتا ہے۔

خیانت نمبر ۶: اسی فصل کی اگلی روایت جو حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے" مامن احد یسلم علیّ الا رداللہ علیّ روحی حتی ارد علیہ السلام' اس روایت کی تشریح بھی آپ نے اپنی طرف سے درج کر دی ہے کیونکہ اصل عبارت یوں ہے" فائدہ: عقیدہ ہے اہل سنت والجماعت کا کہ

آنحضرت ﷺ زندہ ہیں عالمِ برزخ میں اس لیے حیات النبی ﷺ کہتے ہیں اور اس حدیث سے

معلوم ہوا کہ حضرت ﷺ زندہ نہیں ہیں وقت سلام کرنیکسی کے روح بدن مبارک میں لے آتے ہیں۔

جواب اس اشکال کا یہ ہے کہ مراد روح بھیجنے سے یہ نہیں ہے کہ روح بدن مبارک میں نہیں اب بھیجتے ہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ روح مبارک جو مشاہدہ رب العزت میں مستغرق ہے اس کو اس حالت سے افاقت دے کر اس عالم

کی طرف متوجہ کرتے ہیں تا کہ صلوۃ وسلام سنیں۔ پس اس توجہ اور آ گاہ کرنے کو یوں کہا کہ بھیجتا ہے اللہ روح مجھ پر والانبیاء صلوٰت اللہ وسلامہ علیھم زندہ ہیں قبروں میں۔ اب آ گیکلام اس میں رہا کہ یہ فضیلت خاص زیارت کرنے والوں ہی کے لیے ہے یا عام ہے؟ ظاہر یہ ہے کہ عام ہے یعنی خواہ دور سے سلام بھیجیں یا مزار مبارک پر جا کر، مگر یہ کہ سلام زیارت کرنے والوں کا بے واسطہ ملائکہ کے سنتے ہیں اور دور والوں کا بواسطہ ملائکہ کے جیسا کہ حدیث ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے جو کہ تیسری فصل میں ہے، سے ظاہر ہوتا ہے"

جبکہ آپ نے اس روایت کی تشریح یوں فرمائی ہے کہ:

تشریح "اس حدیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ جب کوئی آدمی رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کی روح کو لوٹا دیتا ہے اور آپ ﷺ سلام کا جواب دیتے ہیں۔ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ عالم برزخ میں زندہ ہیں کیونکہ عالم کی کل تین قسمیں ہیں

(۱) عالم دنیا اس میں جسم ظاہر ہوتا ہے اور روح پس پردہ ہوتی ہے اور احکام جسم پر لگتے ہیں۔

(۲) عالم برزخ: اس میں روح ظاہر ہوتی ہے اور جسم پس پردہ ہوتا ہے اور احکام روح پر جاری ہوتے ہیں اور عالم برزخ کی وسعت دنیا کے مقابلیمیں اس طرح ہے جس طرح ماں کے پیٹ کے مقابلے میں عالم دنیا کی وسعت ہے۔

(۳) عالم آخرت؛ اس میں جسم اور روح دونوں ظاہر ہوں گے اور دونوں کی حیثیت مساوی ہوگی اور دونوں سے احکام کا تعلق ہوگا اور دونوں مسئول ہوں گے۔

خیانت نمبر ۷: اسی طرح اس باب کی فصل ثالث میں حضرت ابوھریرہ رضی اللہ کی روایت جس میں حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''من صلی علیّ عند قبری (الحدیث) اس کی تشریح بھی آپ نے اپنی طرف سے درج کی

ہے اصل عبارت ص ۳۰۲ پر یوں ہے ''فائدہ: یعنی پاس والے کا درود خود سنتا ہوں بلا واسطہ اور دور والے کا درود ملائکہ سیاحین پہنچاتے ہیں اور جواب سلام کا بہر صورت دیتا ہوں اس سے معلوم کیا چاہیے کہ حضرت ﷺ پر سلام

بھیجنے کی کیا بزرگی ہے اور حضرت ﷺ پر سلام بھیجنے والے کو، خصوصا بہت بھیجنے والے کو کیا شرف حاصل ہوتا ہے۔ اگر تمام عمر کے سلاموں کا ایک جواب آئے سعادت ہے چہ جائے کہ ہر سلام کا جواب آئے

بہر سلام مکن رنجہ در جواب آں لب | کہ صد سلام مرا بس یکے جواب از تو

جبکہ آپ نے اس روایت کی تشریح ص ۷۵۴ پر یوں قلم بند فرمائی ہے:

''تشریح: اس حدیث میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جو آدمی میری قبر پر حاضر ہوکر درود پڑھتا ہے میں اس کو سنتا ہوں اور جو آدمی دور سے درود پڑھتا ہے وہ مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔ اس حدیث سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ درود و سلام رسول اللہ ﷺ کے پاس پیش کیا جاتا ہے حضور ﷺ تشریف نہیں لاتے بعض اہل بدعت عشق کا دعوی کرتے ہیں اور محبوب کے پاس جانے کی بجائے اپنے ہاں بلانے پر اصرار کرتے ہیں۔

خیانت نمبر ۸: باب الجمعہ: فصل ثانی میں اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ان من افضل ایامکم یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم (الحدیث) کی تشریح میں

آپ نے کچھ دیانت اور کچھ خیانت کا مظاہرہ کیا یعنی جہاں تک آپ کے مطلب کی بات تھی اس کو تو ذکر کیا لیکن جہاں سے آپ کی مخالفت شروع ہوئی تو آپ نے عبارت ہی بدل دی چنانچہ اصل عبارت ص۴۴۴ پر یوں ہے ''اور اخیر حدیث کا حاصل یہ ہے کہ زندہ ہیں انبیاء قبروں میں، یہ مسئلہ متفق علیہ ہے کسی کو اس میں خلاف نہیں کہ حیات ان کو وہاں حقیقی جسمانی دنیا کی سی ہے نہ حیات معنوی روحانی جیسے کہ شہدا ئکو ہے اور سوا ان کے اور اموات بھی سنتے ہیں سلام اور کلام اور عرض ہوتے ہیں اعمال اقرباء ان کے بعض ایام میں''

جبکہ آپ نے ص۱۰۰۰ پر اس کو یوں ذکر کیا ہے: ان اللہ حرم ۔۔۔(الحدیث) ان الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے عام مردوں کی طرح انبیاء کے اجسام مطہرہ گل سڑ کر ختم نہیں ہوتے بلکہ قیامت تک محفوظ و مامون و معطر رہتے ہیں بلکہ یہاں تک کہ انبیاء کا کفن تک بھی میلا نہیں ہوتا، وہ بھی قیامت تک اسی طرح تازہ رہے گا

جس طرح کہ پہنایا تھا۔ ''فان صلوتکم معروضۃ علیّ'' اس کا مطلب یہ ہے کہ آنخضرت ﷺ کو قبر مبارک میں حیات جسمانی حقیقی حاصل ہے اور اللہ تعالٰی نے فرشتوں کی ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے کہ جب بھی کوئی آدمی درود پڑھتا ہے تو آنخضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں ۔۔۔

خیانت نمبر۹: اسی طرح اس باب کی فصل ثالث میں حضرت ابودرداء رضی اللہ کی روایت ہے جس میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ اکثروا الصلاۃ علیّ یوم الجمعۃ ۔۔۔(الحدیث) اس میں بھی آپ نے ردوبدل کیا ہے چنانچہ اصل عبارت ص۴۴۶ پر یوں ہے ''آگے اس کے ابودرداء رضی اللہ عنہ نے بطریق استفہام کے کلام مذکور عرض کیا بگمان اس کے کہ یہ حکم خاص ساتھ حالت ظاہری ہی کے ہے اور حرام کیا ہے یعنی منع کیا ہے زمین کو کھانے بدنوں ان کیسے۔ پس نہیں فرق ہے واسطے ان کے بیچ دونوں حالتوں کے یعنی حالت زندگانی اور مرنے کے اس لیے کہا گیا ہے ''اولیاء اللہ لا یموتون ولکن ینتقلوں من دار الی دار'' اور رزق دیے جاتے ہیں یعنی رزقِ معنوی اور منافی

نہیں ہیکہ انبیاءکورزق حسی بھی ہو چنانچہ ظاہر یہی بات ہے جیسا کہ ارواحِ شہداء کے حق میں آیا ہے کہ کھاتے ہیں میوے جنت کے پس انبیاء تو اشرف ہیں ان کے لیے کیوں نہ یہ بات ہو۔جبکہ آپ نے اس کو ص۱۰۰۲ پر یوں نقل کیا ہے:

''فنبی اللہ حیّ یرزق'' یہ بات ہم پہلے واضح کر چکے ہیں کہ انبیاء کے اجسام مطہرہ اپنی اپنی قبروں میں بالکل محفوظ اور معطر ہیں اور کفنسمیت اسی طرح تروتازہ ہیں جسطرح اس وقت تازہ تھے جس وقت قبر مبارک میں رکھے گئے تھے اور انہیں رزق بھی دیا جاتا ہے۔۔۔

محض سرسری مطالعہ سے یہ چند خیانتیں سامنے آئی ہیں اگر تفصیل سے بنظر غائر دیکھا جائے تو نامعلوم کتنی مزید خیانتیں اور سامنے آئیں گی۔فالی اللہ المشتکی ۔

التماس:

دیانت داری کا تقاضا یہ ہے کہ آپ ان خیانتوں سے رجوع کریں اور کتاب کی اصلاح کریں نیز اپنے رجوع اور کتاب میں اصلاح کی اطلاع اور اعلان بھی کسی مناسب طریقہ سے کریں کیونکہ اشاعت کے بعد کتاب کئی لوگوں کے ہاتھ پہنچ چکی ہے، یا پھر نواب صاحب قدس سرہ کا نام ہٹا کر اپنا نام بطور مترجم وشارح کے لکھیں اور کتاب کا نام بھی کوئی دوسرا تجویز کریں تا کہ لوگوں کو دھوکہ اور مغالطہ نہ لگے۔

احقر نے جس نسخے کے صفحات لکھے ہیں وہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور کا مطبوعہ ہے اور یہی قبل ازیں دہلی اور لکھنو سے شائع ہوتا رہا ہے۔اپنے عریضہ کی کاپی ناشر کتاب (مکتبۃ العلم اردو بازار لاہور) اور دیگر اھل مدارس کو بھی بھیج رہا ہوں تا کہ علماء کرام آپکی جسارت اور علمی خیانت پر مطلع ہو کر احتیاط کا پہلو اختیار کریں۔

اللہ تعالی آپ کو توبہ کی توفیق وہمت عطا فرمائے اور اگر توبہ نہ کی تو یقیناً عاقبت خراب ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔

واللہ الموفق وھو یھدی السبیل۔

فقط والسلام

جواب کا منتظر۔۔۔آپ کا خیرخواہ

الاحقر شیر محمد علوی سابق مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور

ومدیر دارالافتاء جمیلی مدرسہ خدام اہلسنت تعلیم القرآن

کرم آباد وحدت روڈ لاہور